8NSSI3

۴

# لندن کی ہوا

اکبؔر الٰہ آبادی

**پہلی بات :** ایک مشہور کہاوت ہے ’کوا چلا ہنس کی چال، اپنی چال بھی بھول گیا‘۔ یہ بات انگریزوں کے دورِ حکومت میں ان کی نقل کرنے والوں پر صادق آتی ہے۔ اس زمانے میں لوگوں نے انگریزوں کے افکار و خیالات اور رہن سہن کے طریقے بڑی تیزی سے اپنائے۔ بلا شبہ انگریزوں نے ہمارے ملک کو بہت سی نئی چیزوں سے روشناس کرایا مگر سکے کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ ان کی تہذیب کو اپنانے کی دھن میں لوگ اپنی تہذیب اور مذہبی قدروں سے دور ہوتے چلے گئے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے اسی صورتِ حال پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

**جان پہچان :** اکبر حسین اکبؔر الٰہ آبادی ۱۶/ نومبر ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ وہ اُردو کے مشہور طنز و مزاح نگار شاعر تھے۔ انھوں نے غزلیں بھی کہی اور نظمیں بھی۔ انھوں نے اپنی شاعری میں مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کو طنز کا نشانہ بنایا اور تعمیری، مقصدی و اصلاحی شاعری کو رواج دیا۔ سلاست، روانی، لطف بیان، طنز و ظرافت ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ۱۵/ فروری ۱۹۲۱ء کو الٰہ آباد میں ان کا انتقال ہوا۔

عشرتی گھر کی محبت کا مزہ بھول گئے
کھا کے لندن کی ہوا عہدِ وفا بھول گئے

پہنچے ہوٹل میں تو پھر عید کی پروا نہ رہی
کیک کو چکھ کے سیویّوں کا مزہ بھول گئے

موم کی پتلیوں پر ایسی طبیعت پگھلی
چمنِ ہند کی پریوں کی ادا بھول گئے

بخل ہے اہلِ وطن سے جو وفا میں تم کو
کیا بزرگوں کی وہ سب جود و عطا بھول گئے

نقلِ مغرب کی ترنگ آئی تمھارے دل میں
اور یہ نکتہ کہ مری اصل ہے کیا، بھول گئے

کیا تعجب ہے کہ لڑکوں نے بھلایا گھر کو
جب کہ بوڑھے روشِ دینِ خدا بھول گئے

**خلاصہ :** شاعر نے اس نظم میں اپنے بیٹے عشرت حسین کی شخصیت میں نمایاں ہونے والی تبدیلیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ شاعر اپنے بیٹے سے کہتا ہے کہ لندن جا کر تم نے اپنے گھر کی محبت کا مزہ بھلا دیا۔ تم ہوٹل میں پہنچے تو تمھیں عید کی پروا نہ رہی۔ وہاں کے کیک چکھنے کے بعد تم سیویوں کا مزہ بھول گئے۔ وہاں کی عورتوں کو تم نے اپنے ملک کی عورتوں سے بہتر سمجھا۔ اپنے وطن کے لوگوں سے تمھاری محبت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ تم نے اپنے بزرگوں کی مہربانیوں اور شفقتوں کو بھی فراموش کر دیا۔ مغربی قوموں کی تہذیب تم کو اس قدر پسند آئی کہ تم نے اپنی حقیقت کو نظر انداز کر دیا اور تمھیں یہ بات یاد نہ رہی کہ ہم بہر حال مغربی قوموں سے مختلف ہیں۔ آخر میں شاعر یہ کہتا ہے کہ نوجوانوں نے مغرب کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ملک کو بھلا دیا، اس پر تعجب کیوں کیا جائے جبکہ بزرگ بھی اپنے دین و مذہب سے دور ہو گئے ہیں۔

## معانی و اشارات

| | | |
|---|---|---|
| موم کی پتلیاں | – مراد انگریز عورتیں | British women |
| بخل | – کنجوسی | Miserliness |
| جود و عطا | – بخشش، سخاوت، عنایت | Reward |
| ترنگ | – جوش، لہر | Craze |
| روش | – طریقہ، ڈھنگ | Ways, tradition |

## مشقی سرگرمیاں

✦ کسی ایک جوڑی کا حرفی تعلق پہچان کر دوسری جوڑی مکمل کیجیے۔

۱۔ عید : سویاں :: کیک : ..................

۲۔ پریاں : ................ :: موم کی پتلیاں : لندن

۳۔ لڑکے : گھر :: بوڑھے : ..................

۴۔ مغرب : لندن :: مشرق : ..................

✦ صحیح یا غلط بیان کی نشاندہی کیجیے۔ غلط بیان درست کر کے لکھیے۔

۱۔ لندن کی ہوا کھا کے عشرتی کو سویوں کا مزہ یاد رہا۔

۲۔ لندن پہنچے تو عید اور سویوں کی پروا رہی۔

۳۔ عشرتی اپنے بزرگوں کی عطا و بخشش سب بھول گئے۔

۴۔ مغرب کی نقل کے چکر میں عشرتی نے اپنی اصل کو یاد رکھا۔

✦ نظم کا مطالعہ کر کے فقرے مکمل کیجیے۔

۱۔ نقل مغرب سے مراد ..........................

۲۔ موم کی پتلیاں یعنی ..........................

۳۔ بزرگوں کی جود و عطا ..........................

۴۔ چمن ہند کی پریاں ..........................

۵۔ عہد وفا ..........................

✦ ”کھا کے لندن کی ہوا عہد وفا بھول گئے“ سے شاعر کی مراد لکھیے۔

✦ نظم سے وہ شعر تلاش کر کے لکھیے جس میں شاعر لڑکوں اور بوڑھوں کے کردار پر افسوس ظاہر کرتا ہے۔

✦ نظم کی مدد سے مغربی تہذیب کی نقل کی دو مثالیں لکھیے۔

✦ نظم کی ردیف لکھیے۔

✦ نظم کے قافیے سلسلہ وار لکھیے۔

✦ نظم کا مطالعہ کر کے 'لندن' اور 'ہندوستان' کا ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

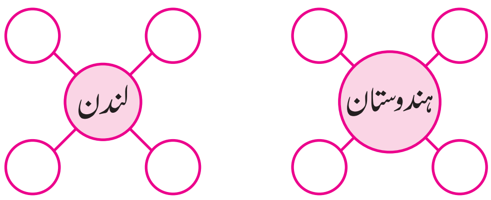


### معمہ

ذیل کے تمام اُردو الفاظ کے ایک لفظی انگریزی مترادف لفظ "INTERNET" سے نکالیے۔ مثلاً :

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱) | کرایہ، اُجرت | (چار حرفی) | RENT |
| ۲) | تہہ، قطار، درجہ | (چار حرفی) | ........... |
| ۳) | خیمہ، تنبو | (چار حرفی) | ........... |
| ۴) | رسم، رواج، ریت | (چار حرفی) | ........... |
| ۵) | سرایہ، مسافر خانہ، دھرم شالہ | (تین حرفی) | ........... |
| ۶) | اکمل، پورا، تمام | (چھے حرفی) | ........... |
| ۷) | باطنی، پوشیدہ، اندر کا | (پانچ حرفی) | ........... |
| ۸) | ساکن، جامد، کاہل | (پانچ حرفی) | ........... |
| ۹) | رنج، غصہ، ناراضگی | (تین حرفی) | ........... |
| ۱۰) | ڈِبّا، دھات کا نام | (تین حرفی) | ........... |